احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 23-اپریل 2014ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 23-اپریل 2014ء 22 جمادی الثانی 1435 ہجری 23 شہادت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 92

خدا سے ڈرو

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے
خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفراں ہے
خدا سے کچھ ڈرو یارو۔ یہ کیسا کذب و بہتاں ہے
اگر اقرار ہے تم کو خدا کی ذاتِ واحد کا
تو پھر کیوں اس قدر دل میں تمہارے شرک پنہاں ہے

(درثمین)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عثمانؓ کو عبادت وریاضت میں بہت شغف تھا۔ شہادت کے موقع پر آپ کی حرم حضرت نائلہ نے ظالم قاتلوں سے فرمایا تم نے ایک ایسے شخص کو شہید کیا جو بہت روزے رکھنے والا بہت عبادت گزار تھا۔ وہ نماز کی رکعت میں ساری رات کو تلاوت قرآن سے زندہ رکھتے تھے۔ (ابن سعد جلد 3 صفحہ 76)

رسول اللہ ﷺ کی سنت کی اتباع کا بہت خیال تھا۔ بارہا ایسا ہوا کہ تمام صحابہ کے سامنے مکمل وضو کر کے دکھایا اور فرمایا کہ آنحضرت ﷺ اس طرح وضو فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک جنازہ گزرا آپ احتراماً کھڑے ہو گئے اور پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بھی ایسا کیا کرتے تھے۔ حضرت عثمانؓ قرآن شریف کے عاشق تھے۔ کاتبِ وحی کی خدمت انجام دینے کی توفیق ملی۔ خود حافظ قرآن تھے۔ آیات قرآنی سے استنباط واستدلال میں خاص ملکہ رکھتے تھے۔ علم الفرائض یعنی میراث میں بھی آپ کو گہری دسترس حاصل تھی۔

حضرت عثمانؓ طبعاً کم گو تھے۔ مگر جب بات کرتے تو مکمل بات کرتے۔ (ابن سعد جلد 3 صفحہ 57)

احادیث بیان کرنے میں آپ بہت احتیاط سے کام لیتے تھے۔ اس لئے آپ کی بہت کم روایات احادیث کی کتب میں ملتی ہیں۔

حضرت عثمانؓ بہت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا ”عثمان میرے صحابہ میں سے سب سے زیادہ میرے اخلاق کے مشابہ ہیں۔“ (مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 81)

اور تمام اخلاق کی جڑ حیا ہے اور حضرت عثمانؓ فطرتاً باحیاء عفیف وراستباز اور پارسا انسان تھے۔ رسول کریم ﷺ بھی آپ کے باحیا ہونے کا خاص لحاظ رکھتے تھے۔ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ صحابہ کے ساتھ بے تکلفی سے ایک کنوئیں کی منڈیر پر تشریف فرما تھے اور پانی کے اندر اپنی ٹانگیں لٹکا رکھی تھیں۔ زانوئے مبارک سے کچھ حصہ کھلا ہوا تھا کہ حضرت عثمانؓ کے آنے کی اطلاع ہوئی آپ اپنا کپڑا سنبھال کر بیٹھ گئے۔ (بخاری کتاب المناقب باب مناقب عثمانؓ) اور فرمایا عثمان سے تو فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ (مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 82)

آپ کے حیا کا یہ عالم تھا کہ تنہائی اور بند کمرے میں بھی کپڑے نہ اُتارتے تھے۔ حتیٰ کہ غسل بھی کچھ لباس پہن کر کرتے تھے۔
(ابن سعد جلد 3 صفحہ 59)

خوفِ خدا اس قدر تھا کہ قبرستان کو دیکھ کر بے چین ہو جاتے اور فرمایا کرتے کہ ”رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے کہ قبر آخرت کی منازل میں سب سے پہلی منزل ہے اگر یہ معاملہ آسانی سے طے ہو گیا تو پھر باقی منزلیں بھی آسان ہیں اور اگر یہاں دشواری پیش آئی تو دیگر مرحلے بھی مشکل ہوں گے۔“

(بحوالہ سیرت صحابہ رسول ﷺ صفحہ 90۔ از مکرم حافظ مظفر احمد صاحب)

ہفتہ تعلیم القرآن

سال 2014ء کا دوسرا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 9 تا 15 مئی 2014ء منایا جارہا ہے۔

تمام امراء، صدران وسیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسبِ پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔ ہفتہ قرآن کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فردِ جماعت روزانہ کم از کم دو رکوع تلاوت کرکے ترجمہ بھی پڑھے

☆ دورانِ ہفتہ عہدیداران (خصوصاً سیکرٹری تعلیم القرآن) گھروں کا دورہ کر کے احباب جماعت کا جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے روزانہ تلاوت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائیں۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت کے ناظرہ نہ جاننے والوں کی ایک معین فہرست تیار کرکے ان کو مستقل بنیادوں پر قرآن کریم پڑھانا شروع کریں۔

☆ ناظرہ قرآن کلاسز اور ترجمۃ قرآن کلاسز کا جائزہ لیں، اس میں بھرپور حاضری کی کوشش کریں، اگر کلاسز نہیں ہورہیں تو دورانِ ہفتہ جاری کریں۔

☆ دورانِ ہفتہ ایک اجلاس عام منعقد کرائیں جس میں فضائل وبرکاتِ قرآن کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں۔ نیز مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم (از منظوم کلام حضرت مسیح موعود بابت قرآن کریم) کے پروگرام بنائیں۔

دورانِ ہفتہ فضائلِ قرآن کے بارے میں درس دیے جائیں۔

☆ ہفتہ قرآن پر عمل کر کے اس کی رپورٹ ماہانہ رپورٹ تعلیم القرآن ماہ مئی 2014ء کے ہمراہ ارسال کریں۔

(ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی)

اداریہ

گھر سے تو کچھ نہ لائے

ایک احمدی کو کینیڈا آئے ایک سال ہوا تھا۔ گھر میں ابھی ضرورت کی اشیاء بھی نہیں تھیں۔ بچے نیچے فرش پر سوتے تھے۔ انہوں نے ایک تحریک میں اپنے اہل وعیال سمیت 5 ہزار ڈالر کا وعدہ کیا۔ چند دنوں بعد ہی اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کر دیا کہ جس یونیورسٹی میں وہ پڑھاتے تھے وہاں کا ایک پروفیسر بیمار ہو گیا اور اس نے کہا کہ میری جگہ پر اگر یہ احمدی دوست پڑھائیں تو مجھے اطمینان رہے گا اور طلباء کا نقصان بھی نہیں ہوگا۔ چنانچہ ان کی جگہ پڑھانے پر اس دوست کو ٹھیک اتنے ڈالرز (5 ہزار) مل گئے جتنا انہوں نے وعدہ کیا تھا۔ گویا خدا تعالیٰ نے وعدہ جتنی رقم کا انتظام ساتھ ہی فرما دیا۔

(الفضل 11/اگست 1983ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے امریکہ میں پانچ نئے مشن ہاؤسز اور بیوت الذکر کے قیام کے لئے تحریک فرمائی تھی اس تحریک کا ایسا غیر معمولی اثر ہوا کہ احباب نے حضور کا پیغام پہنچتے ہی فوری ادائیگیاں شروع کر دیں۔ ایک مخلص ڈاکٹر نے اپنا ایمان افروز واقعہ لکھا کہ انہوں نے پچیس ہزار ڈالرز کا وعدہ کیا تھا۔ حضور کا پیغام موصول ہوتے ہی اسی روز دس ہزار ڈالرز ادا کر دیئے۔ اس سے اگلے روز ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو بقایا بلوں کی جس کی فوری وصولی کی انہیں قطعاً امید نہ تھی، اتنی ہی رقم وصول ہو گئی۔ گویا اس چندہ کی رقم اللہ تعالیٰ نے خود ہی ادا فرما دی۔

(الفضل 27/اگست 1983ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

ابھی خدام الاحمدیہ نے ایک سکیم بنائی۔ نوجوانوں کی خواہش تھی۔ میں نے ان کو اجازت دے دی کہ وہ بیوت الذکر کے لئے یورپ اور امریکہ اور کینیڈا سے چندہ جمع کرو۔ وہاں خدا تعالیٰ نے بیسیوں اپنے پیار کے اور شفقت کے اور محبت کے مظاہرے دکھائے۔ انگلستان کا ایک نوجوان تھا۔ اس نے خود مجھے خط لکھا کہ جب یہ تحریک ہوئی تو مجھے بھی خیال پیدا ہوا کہ میں دوں۔ میں نے پانچ سو پچاس پونڈ کا وعدہ کر دیا۔ اور تھے میرے پاس صرف پانچ پونڈ۔ پھر مجھے خیال آیا کہ صرف وعدہ تو ٹھیک نہیں ہے۔ میں نے اپنے بینک سے بات کی کہ مجھے اوورڈرا (Overdraw) دو۔ پانچ سو پچاس پونڈ۔ تو میں چندہ دے دوں۔ وہ میں نے قرض لے لئے۔ کہتا ہے کہ ایک ہفتے کے اندر اندر قرض کے اتر جانے کے سامان اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیئے۔ اس قرض پر ابھی ہفتہ ہی گزرا تھا کہ اسی بینک نے جہاں اس کا اکاؤنٹ تھا اس کو پانچ سو پچاس پونڈ کا چیک بھیجا۔ اس نوٹ کے ساتھ کہ پچھلے سال ہم نے جو تمہارا انکم ٹیکس کاٹا تھا، غلطی سے پانچ سو پچاس پونڈ زیادہ کاٹ لئے۔ اب ہم نے چیک کیا ہے اور وہ تمہیں چیک بھیج رہے ہیں۔ یعنی جو رقم اس نے دی تھی وہ ایک ہفتے میں خدا تعالیٰ نے اس کو واپس کر دی۔

(الفضل 11/اپریل 1982ء)

1934ء میں تحریک جدید جب جاری ہوئی تو ڈاکٹر منظور احمد صاحب بازید خیل ایک احمدی ڈاکٹر (مکرم ڈاکٹر فتح دین صاحب) کے ملازم تھے۔ آپ کو معمولی گزارہ کی رقم ملا کرتی تھی۔ آپ نے تحریک جدید میں پانچ روپیہ کی قربانی سے چندہ شروع کیا۔ یہ رقم بھی آپ کی مالی حیثیت سے زیادہ تھی۔ کچھ عرصہ بعد آپ کو خیال آیا کہ تحریک جدید کے لئے پچاس روپیہ پیش کرنا چاہئے تو آپ نے اپنا وعدہ پچاس روپیہ تک بڑھا دیا۔ دوسرے دن جب ڈاکٹر صاحب کے کلینک پر ڈیوٹی پر پہنچے ان کے مالک ڈاکٹر صاحب نے کہا۔

''منظور آج سے آپ کا ماہانہ معاوضہ پچاس روپیہ کیا جاتا ہے۔''

پھر نئے سال کے اعلان پر انہیں خواہش پیدا ہوئی کہ اس سال 100 روپیہ پیش کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی خواہش کے مطابق اس سال یکصد روپیہ کی قربانی پیش کی۔ دوسرے دن جب ڈیوٹی پر پہنچے تو ان کے مالک ڈاکٹر صاحب نے کہا۔

''منظور آج سے آپ کا ماہانہ معاوضہ یکصد روپیہ کیا جاتا ہے۔''

ان کی تنخواہ میں یہ اضافہ بھی ان کے مالک ڈاکٹر صاحب نے حسب سابق بغیر درخواست کے کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی مالی قربانیوں کو اتنا پسند فرمایا کہ یکصد سے بڑھتے بڑھتے ان کی قربانی لاکھوں روپیہ تک پہنچ گئی۔

(صوبہ خیبر پختونخواہ (سابقہ صوبہ سرحد) میں احمدیت کا نفوذ صفحہ 197)

کیا یہ سارے واقعات اتفاقات کہلا سکتے ہیں۔ ہمیں تو اس میں خاص خدائی قدرت اور فضل نظر آتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے خدا کی قسم کھا کر اعلان فرمایا۔

ما نقصت صدقة من مال

یعنی صدقہ دینے سے مال میں کمی نہیں ہوتی۔

(جامع ترمذی کتاب الزھد باب مثل الدنیا حدیث نمبر 2247)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال و متاع برباد کر۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللّٰہ فاما من اعطی واتقیٰ حدیث نمبر 1351)

اس زمانہ میں بھی ہم یہی نظارے دیکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی اولاد کو دیکھیں، ان رفقاء کو دیکھیں جنہوں نے چند آنے پیش کئے تھے ان کی نسلیں دنیا میں عزت اور شان سے زندگی بسر کر رہی ہیں۔ فرشتوں کی دعاؤں کا یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے اور جاری رہے گا۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی گلی میں

ہر درد کا درماں ہے محمد ﷺ کی گلی میں
ہر خار گلستاں ہے محمد ﷺ کی گلی میں

دنیا کی نظر میں نہیں جس کی کوئی وقعت
وہ یوسف کنعاں ہے محمد ﷺ کی گلی میں

دیوار سے لگ لگ کے جو روتا رہا تنہا
محفل کی وہی جاں ہے محمد ﷺ کی گلی میں

ہر بے کس و مفلس کیلئے لطف مسلسل
یہ جنس فراواں ہے محمد ﷺ کی گلی میں

کچھ کھیل نہیں وصل خدا اے دل ناداں
یہ کام پر آساں ہے محمد ﷺ کی گلی میں

عرشی کی کچھ اوقات اگر ہے تو بس اتنی
اک عاشق گریاں ہے محمد ﷺ کی گلی میں

ا۔ع ملک

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

حضرت حافظ روشن علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

سیرت اور اخلاق وشمائل

حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

نیک ، ہمدرد اور خیر خواہ عالم استاد ایک عظیم نعمت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ مجھے اپنی دینی تعلیم کے آغاز سے ہی بہترین اساتذہ میسر آئے۔ وہ ساعت کس قدر مبارک ساعت تھی جب میرے والد محترم حضرت میاں امام الدین صاحب نے میری زندگی وقف کی اور مجھے حضرت چودھری غلام احمد صاحب آف کریام ضلع جالندھر کی معیت میں قادیان لے گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے استصواب کے بعد انہوں نے مجھے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرایا۔ اس وقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدرسہ احمدیہ کے افسر تھے۔

مدرسہ احمدیہ کے آٹھ سالہ دور تعلیم میں مجھے اپنے قابل صد احترام اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔ جن میں سے حضرت پیر مظہر قیوم صاحب ، حضرت ماسٹر مولا بخش صاحب ، حضرت قاری غلام یاسین صاحب ، حضرت ماسٹر محمد طفیل صاحب ، حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر ، حضرت مولانا غلام نبی صاحب مصری ، حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب ہلالپوری ، حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ، حضرت قاضی امیر حسین صاحب ، حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب ، نیز جناب مرزا برکت علی صاحب ، جناب مولوی ارجمند خان صاحب اور جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان بزرگ ربانی علماء اور دردمند اساتذہ کی تعلیم و تربیت نے طلبہ کو علمی اور عملی زندگی میں بیش بہا فائدہ پہنچایا ہے۔ میں تو حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کے قول ”من علمنی حرفاً صرت له عبداً “ کا قائل ہوں اس لئے ہمیشہ اپنے اساتذہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتا ہوں۔

مدرسہ احمدیہ کی آٹھویں جماعت مولوی فاضل تھی۔ اسی جماعت میں پنجاب یونیورسٹی کا مولوی فاضل کا امتحان دیا جاتا تھا۔ ہم نے 1924ء میں یہ امتحان دیا۔ اسی سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یورپ کا پہلا اشاعت دین کے لئے سفر کیا۔ اس سفر میں حضرت حافظ روشن علی صاحب بھی حضور کے ہمرکاب تھے اور بطور انچارج ڈاک بھی کام کرتے تھے۔ اسی دوران میں ہمارا مولوی فاضل کا نتیجہ شائع ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں پنجاب یونیورسٹی میں اول آیا۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں لکھا کہ اول آنے کی وجہ سے مجھے یونیورسٹی کی طرف سے انگریزی کی تکمیل کے لئے تیس روپے ماہوار وظیفہ مل سکتا ہے۔ اگر حضور کا ارشاد ہو تو میں وہاں داخل ہو جاؤں۔ میری اس چٹھی کا جواب حضرت حافظ روشن علی صاحب کے دستخطوں سے موصول ہوا جس میں لکھا تھا کہ حضور فرماتے ہیں کہ:۔

”جسے ہم مسیحا نفس بنانا چاہتے ہیں اسے تیس روپے میں گرفتار کرانے کے لئے تیار نہیں۔“

مولوی فاضل کے امتحان کے بعد مجھے چند ماہ تک نظارت تصنیف میں کام کرنے کا موقعہ ملا اور پھر استاذ نا المحترم حضرت حافظ روشن علی صاحب کے پاس مربیان کی کلاس میں داخل ہو گیا۔ ہم سے پہلے مولوی جلال الدین صاحب والی کلاس پاس ہو چکی تھی۔ مربیان کلاس درحقیقت اشاعت دین کے لئے ٹریننگ کی کلاس تھی اور اکیلے حضرت حافظ صاحب ہی اس کے جملہ مضامین پڑھانے والے واحد استاد تھے۔ جس محبت ، خلوص اور جذبہ خدمت دین کے ماتحت یہاں تعلیم تھی وہ نرالی چیز تھی۔ استاد استاد نہ تھا انتہائی شفیق والد تھا۔ پھر کیا تھا ، نہ وقت کی قید تھی نہ مکان کی پابندی۔ بیت الذکر ہو ، بازار ہو ، جنگل ہو یا آبادی ہر جگہ مدرسہ تھا اور ہر گھڑی سلسلہ تدریس شروع تھا۔ اب پڑھائی بوجھ نہ تھی بلکہ روح کے لئے غذا تھی۔ حضرت حافظ صاحب کے پاس بطور متعلم آنے سے پیشتر بھی میں مضامین لکھتا تھا ، تقریریں کرتا تھا اور مباحثات بھی کیا کرتا تھا۔ مگر اب تو دن رات کا یہی مشغلہ تھا اور پھر اس پر حضرت حافظ صاحب کی حوصلہ افزائی اور علمی رہنمائی بہت ہی بابرکت چیز تھی۔ ایک دن ہمارے بزرگ استاد شیخ الحدیث حضرت قاضی امیر حسین صاحب ، جبکہ میں حکیم نظام جان صاحب کی دکان میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مجھے فرمایا کہ یہ کیا بات ہے کہ اب سب لوگ کہتے ہیں کہ تم حافظ روشن علی کے شاگرد ہو ہماری استادی کدھر گئی ؟ پنجابی الفاظ کیا ہماری استادی ”گھرل“ ہو گئی ہے ؟ فرماتے تھے ؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت ! ہم تو پہلے آپ کے شاگرد ہیں لوگ اگر ایسا کہتے ہیں تو یہ ان کی غلطی ہے۔ بلاشبہ ہم سب اساتذہ کے شاگرد ہیں اور ان کے احسانوں کا بدلہ نہیں دے سکتے۔ مگر جو رنگ حضرت حافظ روشن علی صاحب کا تھا وہ اپنی جاذبیت ، وسعت اور پائیداری میں بالکل نادر تھا۔ اس لئے درحقیقت لوگ بھی حق بجانب تھے اور طلبہ بھی غیر معمولی لگاؤ کے لئے مجبور تھے۔

ہمارے شیخ حضرت حافظ صاحب کی طبیعت کو دو باتوں سے چڑ تھی۔ اول یہ کہ طالب علم چھٹی کا مطالبہ کریں۔ دوم یہ کہ کوئی طالب علم تکلف اور بیگانگت اختیار کرے۔ بارہا ایسا ہوا کہ کسی تقریب پر دوسرے اداروں یا سکولوں میں چھٹی ہو جاتی اور ہماری کلاس سارا دن لگی رہتی تھی۔ جب ہم نے کہنا کہ آج چھٹی کر دیں تو فرماتے کہ میاں مرنے کے بعد بہت چھٹیاں ملیں گی اب تو کام کر لو۔ تکلف سے آپ کی طبیعت کوسوں دُور تھی۔ چنانچہ ہمیں اپنے استاد سے پوری بے تکلفی حضرت حافظ صاحب کی شاگردی میں ہی حاصل ہوئی۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ بعض دفعہ گھریلو معاملات کے متعلق بھی آزادانہ سوالات ہو جاتے تھے۔ ایک دن میں نے کلاس میں ہی پوچھ لیا کہ حضرت ! آپ کو دو بیویوں کا تو بہت آرام ہو گا ؟ (یاد رہے کہ ہم متعلمین میں سے اکثر شادی شدہ تھے اور میری شادی تو مدرسہ احمدیہ کے تعلیمی ایام میں ہی ہو چکی تھی) حضرت حافظ صاحب نے بے تکلف فرمایا کہ دو بیویوں میں ہر وقت مسافر بننا پڑتا ہے۔ پھر ہنس کر فرمایا کہ میں نے ایک اچھا انتظام کر رکھا ہے کیونکہ ہر گھر میں ایک دن گوشت اور ایک دن دال پکتی ہے اور ہر گھر میں میری باری اس دن آتی ہے جب وہاں گوشت پکتا ہے۔ ایک دن اسی طرح ابتدائی دنوں میں میں نے ناواقفیت کی بنا پر پوچھ لیا کہ حضرت ! آپ کے لڑکے کتنے ہیں ؟ مجھے اپنے ساتھی سے فوراً سن کر کہ آپ کا کوئی لڑکا نہیں اپنے اس سوال پر شرمندگی ہو رہی تھی اور خیال تھا کہ شاید ہمارے محبوب استاد کے دل کو اس سوال سے صدمہ پہنچے گا۔ مگر قربان جائیں اس پیاری ادا پر کہ آپ نے بغیر کسی ملال کے بے ساختہ ہماری طرف ہاتھ بڑھا کر اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

”تم سب میرے بیٹے ہو“

ہم نے فوراً کہا۔ بالکل سچ۔ بالکل درست۔

دہلی میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ تھا۔ میں حضرت حافظ صاحب کے ساتھ تھا اور یہ میری تعلیم کے آخری مہینے تھے۔ وہاں پر ہی مرکز سے حکم آ گیا کہ ساندھن میں بھی جلسہ ہے حافظ صاحب وہاں بھی تشریف لے جائیں۔ آپ کی طبیعت علیل ہو گئی تھی آپ نے فرمایا کہ تم میری جگہ ساندھن سے ہو آؤ۔ پھر دہلی سے اکٹھے واپس ہوں گے۔ میں کچھ ہچکچاتا تھا۔ میرے پاس اور صاف کپڑے بھی نہ تھے۔ آپ نے اسے محسوس کر لیا۔ فوراً اپنی وہ سبز پگڑی جو سفر یورپ کے وقت آپ نے پہنی تھی مجھے دے دی اور کہا کہ یہ پگڑی پہن کر میری نیابت کر آؤ۔ میں ساندھن گیا جلسہ اچھا ہو گیا۔ میں نے دہلی پہنچ کر پگڑی واپس دینا چاہی آپ نے فرمایا کہ اپنے سر پر ہی رہنے دو۔ اور خود دوسری سبز پگڑی پہن لی۔ واپسی پر ایک رات حضرت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب کے مکان میں (جو ان دنوں ہم سب کے لئے لنگر خانہ کی حیثیت رکھتا تھا) ٹھہرے۔ مکرم جناب ڈاکٹر محمد منیر صاحب نے میری سبز پگڑی دیکھ کر حضرت حافظ صاحب سے مذاقاً پوچھا کہ حافظ صاحب ! یہ مولوی صاحب کی دستار بندی کی ہے ؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا۔ قادیان پہنچ کر دوسرے روز میں پگڑی تہہ کر کے واپس کرنے کے لئے مکان پر پہنچا تو فرمانے لگے کہ آپ نے میرا وہ جواب نہیں سنا تھا جو میں نے ڈاکٹر محمد منیر صاحب کو دیا تھا ؟ میں نے عرض کیا وہ تو دل لگی کی بات تھی۔ فرمایا نہیں نہیں اب اسے دستار بندی ہی سمجھو اور اب تم اسے پہنے رہو۔ چنانچہ پھر میں نے وہ پہلی سبز پگڑی پہنی اور بعد ازاں عرصہ تک سبز پگڑی ہی پہنتا رہا۔

تعلیمی ایام کا ہی واقعہ ہے کہ ہم گوجرہ میں جلسہ کے لئے گئے۔ خوب زوردار تقریریں کیں۔ میرا گلا بیٹھ گیا۔ مرکز سے حضرت حافظ صاحب کے نام تار آیا کہ قصور میں عیسائیوں سے مقابلہ ہے ابوالعطاء کو وہاں بھیج دیں۔ آپ نے جواباً تار دیا کہ اس کا گلا خراب ہے کوئی اور انتظام کیا جائے۔ واپسی پر لاہور میں جمعہ کی نماز پڑھی تو وہاں حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نائب ناظر دعوت الی اللہ نے حضرت حافظ صاحب سے میرے بارے میں اجازت لے لی کیونکہ اب میرا گلا بھی دو دن کے وقفہ سے اچھا ہو گیا تھا۔ نیز مولانا نیر صاحب نے مجھے بتایا کہ قصور میں حضرت مولوی غلام رسول صاحب بھی ہوں گے۔ میں حضرت حافظ صاحب کو قادیان کے لئے لاہور ریلوے سٹیشن پر گاڑی میں بٹھانے گیا۔ آپ کا بستر میں نے اٹھایا ہوا تھا۔ میں نے باتوں باتوں میں کہہ دیا کہ فکر کی کوئی بات نہیں قصور میں مولانا راجیکی صاحب بھی ہوں گے۔ میرا

یہ کہنا تھا کہ حضرت حافظ صاحب نے غضبناک لہجہ میں کہا کہ اگر یہ بات ہے تو تم اپنا سامان بھی لے آؤ اور میرے ساتھ قادیان چلو قصور جانے کی ضرورت نہیں تم مولوی راجیکی صاحب پر تکیہ کرتے ہو اور اپنے آپ کو ذمہ دار نہیں سمجھتے۔ میں نے فی الفور کہا کہ نہیں حضرت میں اپنے آپ کو ہی ذمہ دار سمجھوں گا اور تکیہ صرف اللہ تعالیٰ پر کروں گا۔ حضرت حافظ صاحب کے چہرہ پر بشاشت تھی کہنے لگے ہاں یہ بات ہے ۔ میرے شاگرد ایسے ہی ہونے چاہئیں۔ اب بے شک جاؤ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔

آپ کی خدمات دینیہ بے شمار ہیں۔ ہم نے ان کا تدریس کا غیر معمولی شوق کسی اور میں نہیں دیکھا۔ مجھے انہوں نے مقررہ نصاب کی کتابوں کے علاوہ بھی متعدد کتابیں علیحدہ اوقات میں پڑھائی ہیں۔ درثمین فارسی اور منہاج السنة لابن تیمیہ اسی ذیل میں شامل ہیں۔ سفر و حضر میں سلسلہ تدریس جاری رکھتے تھے۔

حضرت حافظ صاحب کی خدمت کرنا سب طلباء اپنی سعادت سمجھتے تھے اور حضرت حافظ صاحب نے طلبہ کی ہمدردی اور اعانت کو اپنا مذہب قرار دے رکھا تھا۔ آپ اس شاگرد سے بہت خوش ہوتے تھے جو خدمت دین کو اپنا شعار بنالے۔ **آپ نے اپنی بیماری میں آخری وصیت یہی کی تھی کہ ”میرے شاگرد ہمیشہ دعوت الی اللہ کرتے رہیں۔“** اس سے اس روح کا پتہ لگتا ہے جو حضرت حافظ صاحب کے مدنظر تھی۔

آپ کی وفات کے بعد 1930ء میں مجھے اللہ تعالیٰ نے تفہیمات ربانیہ کے تصنیف کرنے کی توفیق بخشی۔ میں نے حضرت خلیفة المسیح الثانی کی اجازت سے اس کتاب کا انتساب حضرت حافظ صاحب موصوف کی طرف کیا۔ اور اس کے اوپر لکھا کہ

”میں اس کتاب کو اپنے اخلاص، عقیدت، اور تلمذ خاص کے لحاظ سے استاذی المکرّم حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم کے نام نامی و اسم گرامی سے معنون کرنے کا فخر حاصل کرتا ہوں۔
نیاز مند۔ ابوالعطاء“

محبوب استاد کی باتیں تو ہزاروں ہیں۔ خلاصہ یہی ہے کہ آپ ایک مثالی عالم ربانی تھے۔ عبادت میں انہماک رکھنے والے اور ملہم و صاحب کرامات بزرگ تھے۔ تھوڑا عرصہ ہوا میں نے آپ کو خواب میں دیکھا۔ بہت سی باتیں ہوئیں۔ آخر میں نے ان سے پوچھا کہ ”حضرت! جس جگہ آپ ہیں کیا وہاں پر کبھی میرا بھی ذکر ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ”ہاں وہاں آپ کا اچھا ذکر ہوتا ہے۔“

(الفرقان دسمبر 1960ء)

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں۔

میں نے حضرت حافظ صاحب کو اپنے شاگردوں کو پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ نے شاگردوں کو پڑھانے کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں کیا تھا بلکہ سارا دن ہی پڑھاتے رہتے تھے۔ سردی کے موسم میں فجر کی نماز کے بعد بیت مبارک کے سامنے کے مکان کی چھت پر آپ ان کو لے کر بیٹھ جاتے تھے اور کبھی کتابیں پڑھاتے کبھی تقریریں کرواتے اور اگر کسی دعوت الی اللہ یا تربیتی جلسہ کے لئے قادیان سے باہر جانا پڑتا تو عموماً دو تین شاگردوں کو ساتھ لے جاتے۔ ان سے تقریریں بھی کرواتے اور جنگل میں جا کر کتابیں بھی پڑھاتے۔

(الفرقان دسمبر 1960ء صفحہ 58)

مکرم قریشی محمد نذیر صاحب لکھتے ہیں۔

1929ء میں خاکسار کو حضرت حافظ روشن علی صاحب سے جامعہ احمدیہ میں حدیث پڑھنے کا موقعہ ملا۔

ہم طلباء درجہ ثانیہ ترمذی شریف پڑھ رہے تھے کہ یہ حدیث آئی انی او اصل...... اس پر آپ نے فرمایا کہ میں حضرت خلیفة المسیح الاول سے پڑھا کرتا تھا۔ بعض اوقات کھانے کے وقت میں تعلیم جاری رہتی۔ ایک دفعہ اتفاق سے مجھے فاقہ آ گیا اور کھانے کا وقت بوجہ تعلیمی مصروفیت کے نہ مل سکا۔ عین دوپہر کا وقت تھا۔ حضرت خلیفہ اول کی مجلس میں سبق پڑھتے رہے۔ مجھے خوب بھوک لگی ہوئی تھی۔ اسی عالم میں ربودگی سی طاری ہوئی اور میرے سامنے بھنا ہوا گوشت ، روٹی اور دودھ پیش کیا گیا۔ میں نے خوب کھایا ، دودھ پیا۔ جب یہ کیفیت دور ہوئی تو میں سیر ہو چکا تھا اور قطعاً بھوک نہ تھی بلکہ کھانے کے بعد جو لطف آتا ہے اس سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ اچانک حضرت مولانا نور الدین صاحب نے فرمایا ”روشن فارغ ہو گئے؟“ میں حیران ہو گیا کہ آپ کو میرے کھانا کھانے کا علم ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی میری خواب کا نظارہ دکھلا دیا۔ پس یہ ایک روحانی برکات میں سے بڑا درجہ ہے جس کا ذکر حضرت حافظ صاحب نے اپنے ذاتی تجربہ کے سلسلہ میں فرمایا۔

(الفرقان دسمبر 1960ء صفحہ 60)

مکرم عبدالمجید منیب صاحب ہلال پوری لکھتے ہیں۔

غالباً 1919ء میں خاکسار بغرض تعلیم قادیان پہنچا اور حضرت عمویم مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل ہلالپوری کی معیت میں حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست پیش کی۔ حضرت حافظ صاحب نے ازراہ غریب پروری شرف قبولیت بخشا اور فرمایا کہ حافظ محمد رمضان صاحب اور آپ دونوں مل کر بیت نور میں معاً بعد از نماز ظہر مجھ سے پڑھ لیا کریں۔ فرمایا کہ آپ کو یاد رہے کہ میں خیانت کرنے والوں کو نہیں پڑھایا کرتا۔ مجھے فکر ہوا کہ یہاں خیانت کا کیا تعلق ہے۔ فرمایا کہ جو سبق میں آپ کو دوں وہ بلا کم و کاست اگر دوسرے روز سنا دیں تو آپ امین ورنہ خائن۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ امین بننے کی حتی المقدور کوشش کریں گے۔

پھر آپ نے مجھے فرمایا کہ میں ایک حدیث تم کو سناتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ کہ مادام العبد فی عون اخیہ ...... حافظ محمد رمضان صاحب چونکہ معذور ہیں آپ ان کے سبق یاد کرانے میں مدد کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا۔

آپ نے ہمیں وقت کی پابندی کی بہت ہی تاکید فرمائی کہ معاً بعد از نماز ظہر سبق شروع کرنا ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا رہا۔ ایک دن آپ کچھ دیر کے بعد تشریف لائے ہم انتظار کرتے رہے۔ جب آپ تشریف لائے تو خود ہی فرمانے لگے کہ میں وقت سے آدھ گھنٹہ لیٹ پہنچا ہوں اس لئے کہ میری لڑکی کے گھر چوری ہو گئی ہے اور چور چھلنی تک نہیں چھوڑ گئے۔ ہمیں چوروں کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ تھانہ دار علاقہ نے مجھے ٹھہرا لیا کہ آپ مشتبہ لوگوں کے نام ہی لکھا دیں۔ اس نے اپنی بات پر اصرار و تکرار کیا۔ مگر میں نے اس کو ہر دفعہ یہی کہا کہ چونکہ ہمیں چوروں کا کوئی علم نہیں ہے اس لئے میں کسی کا نام ہرگز نہیں لکھوا سکتا۔

جب آپ کی مرض ذیابیطس شدت اختیار کر گئی۔ تو ڈاکٹری مشورہ کے مطابق آپ کو سلسلہ درس و تدریس سے روکا گیا مگر اس وقت بھی آپ کی منشاء کے مطابق استفادہ کرنے والوں کا آپ کے گرد ہالہ بنا رہتا تھا۔ مذکورہ بالا ڈاکٹری مشورہ کے بعد آپ کی ہمدردی کے پیش نظر جب ہم نے خود ہی آپ سے پڑھنا چھوڑ دیا تو میرے تعلیمی نظام میں خلل عظیم واقع ہو گیا۔ خاکسار بغرض عیادت ایک دن جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے مہربان استاد نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا کہ عبدالمجید تمہاری پڑھائی کا کیا حال ہے۔ میں نے حقیقت حال عرض کیا تو آپ نے حاضرین مجلس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اس طالب علم کو پڑھنے کا شوق ہے مگر اس کو کوئی (فی سبیل اللہ) نہیں پڑھاتا۔ پھر آپ نے خاکسار سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم کتاب لے کر ہر روز میری عیادت کو آیا کرو، تاسبق اور ثواب دونوں لے جایا کرو۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ حضرت حافظ صاحب کی صحت کا خیال تم کو اپنی تعلیم سے مقدم رکھنا چاہئے۔ اس لئے میں نے حضرت حافظ صاحب کی صحت کا خیال اپنی تعلیم سے مقدم رکھا۔ مگر حضرت حافظ صاحب کی شفقتیں اور مہربانیاں ہمیشہ میرے سامنے رہتی ہیں۔

(الفرقان دسمبر 1960ء صفحہ 66)

مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار 1919ء میں قادیان آیا تھا۔ بیت اقصیٰ میں اکثر حضرت حافظ صاحب کو مربیان کلاس کے طلباء کو حدیث پڑھاتے ہوئے دیکھا کرتا تھا اور ماہ صیام میں باقاعدہ درس دیتے ہوئے دیکھتا تھا لیکن زیادہ قریب ہو کر دیکھنے کا موقعہ اس وقت ملا جب مکرم حافظ صاحب کی دوسری شادی حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی دختر نیک اختر امۃ المجید صاحبہ سے ہوئی۔ ان دنوں مکرم حافظ صاحب نے فضل منزل مکان کا چوبارہ کرایہ پر لیا تھا جو کہ بیت الذکر ارائیاں کے متصل تھا۔ اس مکان میں نچلے حصہ میں ہماری رہائش تھی۔ یہ شادی نہایت سادہ طور پر ہوئی۔

1926ء میں مولوی فاضل پاس کرنے کے بعد خاکسار ضلع (لائل پور) حال فیصل آباد میں بطور عربک ٹیچر ملازم ہو گیا تو چونکہ ان دنوں سلسلہ کو مربیان کی شدید ضرورت تھی اس لئے مکرم حافظ صاحب کو بہت فکر تھا۔ چنانچہ انہوں نے میری اہلیہ اور میری والدہ صاحبہ کو پرزور الفاظ میں زندگی وقف کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اغلباً ان کی توجہ کا ہی نتیجہ تھا کہ مجھے بھی ایک خواب آئی کہ میں کھجوریں خریدنے لگا ہوں۔ دکاندار نے روپے کی آٹھ سیر بتلایا۔ میں نے کہا کہ اچھی اعلیٰ قسم کی کھجوریں دینا خواہ روپے کی چار سیر ہی دینا۔ چنانچہ اس سے زندگی وقف کرنے کی طرف توجہ ہوئی۔ ان دنوں مجھے 55 روپے ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ اور کلاس مربیان کے لئے وظائف کی جس شرح کا اعلان کیا گیا وہ یہ تھی کہ شادی شدہ کو 25 روپے وظیفہ دیا جائے گا تین بچوں تک فی بچہ 3 روپے۔ اس طرح مجھے 28 روپے وظیفہ ملنا تھا جو 55 روپے کا نصف بنتا تھا۔ چنانچہ میں فوراً قادیان حاضر ہوا اور حضرت خلیفة المسیح الثانی کی خدمت میں زندگی وقف کرنے کی درخواست بھجوادی اور حضور نے فرمایا کلاس مربیان میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ خاکسار جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے گیا۔ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب تھے۔ اور حضرت حافظ صاحب پروفیسر تھے۔ بوجہ نئی ابتدائی کلاس ہونے کے پڑھائی زیادہ مقدار میں نہ ہوتی تھی اور حضرت حافظ صاحب خود بیمار ہو گئے لیکن مکرم حافظ صاحب کی محبت کی وجہ سے دوسرے تیسرے دن خاکسار ان کی خدمت میں حاضر ہوتا تو تاکید فرماتے کہ پروفیسروں پر انحصار نہ رکھو، اب مولوی فاضل ہو گئے ہو خود کتب کا مطالعہ کرو اور حضرت مسیح موعود کی مناسب کتب کو تجویز فرما کر مطالعہ کی مقدار روزانہ معین فرما دیتے اور پھر نگرانی بھی فرماتے۔ یہ سب کچھ اپنے شاگردوں سے ہمدردی کی وجہ سے ہی تھا۔

انہی دنوں لاہور سے ایک دوست کے خط کے ذریعہ ایک غیر احمدی عالم کے ساتھ مباہلہ کی بات چیت شروع ہوئی۔ حضرت حافظ صاحب اس مرحلہ کو طے کرنے کے لئے باوجود بیماری کے خود لاہور جانے کے لئے آمادہ ہوئے اور سفر میں مجھے بھی ساتھ لے گئے۔ رستے میں فرمایا۔ اگرچہ میں بیمار ہوں لیکن اگر مباہلہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تسلی ہوگی کہ ایک سال تک اللہ تعالیٰ ضرور زندگی عطا کرے گا۔ یہ اس ایمان کا کرشمہ تھا جو مکرم حافظ صاحب کو احمدیت کی صداقت پر تھا۔ افسوس کہ مباہلہ کے لئے فریق ثانی آمادہ نہ ہوا۔

خاکسار نے تو باوجود شادی شدہ ہونے کے اپنی زندگی وقف کرنے کی اطلاع دے دی لیکن نظارت تعلیم مربیان کلاس جاری کرنے پر اس وقت تک تیار نہ تھی جب تک کہ تین طالب علم نہ ہو جاتے۔ حتیٰ کہ اس انتظار میں دو ماہ کا عرصہ گزر گیا اور موسمی رخصتوں کے لئے کالج بند ہونے لگا۔ مگر حافظ صاحب کو بہت فکر تھا کہ اگر کلاس جاری نہ ہوئی تو مجھے وظیفہ نہیں ملے گا اور ایک عیالدار کا گزارہ کس طرح ہوگا۔ بالآخر کوشش کر کے مکرم حافظ صاحب نے دو اور نوجوانوں کو جن میں سے ایک نے 1927ء میں امتحان دیا تھا اور نتیجہ نکلنے والا تھا۔ اور دوسرا نوجوان مولوی فاضل تھا اور سابقہ ملازمت سے فارغ ہو چکا تھا ان کو اپنی زندگی وقف کرنے کی تحریک کی اور وہ آمادہ ہو گئے۔ اس طرح سے کلاس جاری ہوگئی۔

حضرت حافظ صاحب مفتی سلسلہ عالیہ بھی تھے۔ **جو خطوط احباب کی طرف سے آتے انہیں اپنی جیب میں محفوظ رکھتے اور ہر وقت ڈاک خانے کے سادے کارڈ اور لفافے بھی ساتھ رکھتے تھے اور مجھے ارشاد فرمایا ہوا تھا کہ تم اپنے قلم میں سیاہی تیار رکھا کرو۔** تاکہ جب بھی فرصت کا موقعہ ملے گھر پر یا بیت الذکر میں ان خطوط کے جوابات لکھوانے کی صورت ہو جایا کرے۔ اس طرح سے استفتاء کے خطوط جمع نہیں ہونے دیتے تھے۔ فتویٰ کے آخر میں اپنے دستخط بھی کرتے تھے۔

حضرت حافظ صاحب ہمیشہ اپنے پاس جیبی گھڑی بھی رکھتے اور اوقات کی پابندی کا خاص خیال رکھا کرتے تھے۔

مکرم حافظ صاحب کی اپنے شاگردوں سے اس ہمدردی کا تقاضا تھا کہ جس شخص کو بھی آپ کے پاس بیٹھنے کا موقعہ ملتا تھا وہ آپ کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ چنانچہ جب آپ بیمار ہوئے تو دارالسلام کوٹھی نواب محمد علی خان صاحب کے ایک حصہ میں آپ کا قیام تھا۔ وہاں ہر وقت آپ کے شاگردوں کی آمد و رفت رہتی تھی اور اکثر دن کا زیادہ حصہ وہاں گزارتے تھے۔ تاکہ ایسے مشفق اور مہربان استاد کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہو۔

(الفرقان دسمبر 1960ء صفحہ 61)

حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب تحریر کرتے ہیں۔

جب میں 1919ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کر چکا تو حضرت مصلح موعود نے میرے لئے ایک نصاب تعلیم تجویز کیا۔ اس نصاب میں سب سے بڑا آئیٹم حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ اور ان کا خلاصہ نکالنا تھا۔ اسی اثناء میں مجھے چھ ماہ کے لئے نظارت تالیف و تصنیف میں بھی کام کرنا پڑا۔ اس وقت حضرت حافظ صاحب بھی اسی نظارت میں بطور نگران کام کرتے تھے اور مکرم درد صاحب ناظر تھے۔ اس چھ ماہ کے عرصہ میں حضرت حافظ صاحب کی نگرانی میں میں نے چند کتب اور بہت سے مضامین لکھے۔ 1920ء میں جب مولوی ظہور حسین صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی وغیرہ مولوی فاضل کا امتحان پاس کر چکے تو کلاس مربیان جاری کی گئی جس کا سب سے پہلا طالب علم خاکسار تھا حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بھی اس کلاس میں شامل ہو گئے۔ یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہمیں حضرت حافظ صاحب جیسا مشفق و مہربان اور اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول خدا ﷺ کی احادیث کا عالم باعمل استاد ملا۔ جنہوں نے کمال ہمدردی اور بے مثل شفقت اور بے لوث محبت اور خاص محنت اور توجہ سے رات دن ایک کر کے ہمیں خدا تعالیٰ کی پاک کتاب اور احادیث میں رسول اور دیگر علوم مروجہ کی کتب پڑھائیں۔

میری زندگی میں تغیر عظیم کا باعث آپ ہی ہیں۔ زمانہ طالب علمی میں مجھے اور میرے ہم گاؤں ساتھیوں کو اپنے گاؤں سے شدید محبت تھی۔ چونکہ مدرسہ احمدیہ میں تعطیل جمعہ کے روز ہوتی تھی اس لئے جمعہ کے روز دوسرے لوگ تو قادیان آتے اور ہم اپنے گاؤں چلے جایا کرتے تھے۔ آخر مولوی فاضل کے سالانہ امتحان سے چند ماہ پیشتر آریہ سماج وچھووالی لاہور کے جلسہ کی تقریب پر حضرت حافظ صاحب مجھے بھی لاہور ساتھ لے گئے اور یہ لاہور کی طرف میرا پہلا سفر تھا۔ اس وقت جماعت لاہور میاں چراغ الدین صاحب مرحوم کے مکان واقع بیرون دہلی دروازہ پر نمازیں پڑھا کرتی تھی۔ ایک دن نماز مغرب کے بعد حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے حضرت حافظ صاحب سے عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود کا کوئی عربی قصیدہ سنائیں۔ آپ نے قصیدہ اولیٰ در مدح آنحضرت ﷺ مندرجہ آئینہ کمالات اسلام جس کا پہلا شعر ہے۔

یا عین فیض اللّٰہ و العرفان
یسعیٰ الیک الخلق کالظمآن

نہایت دلکش آواز سے سنانا شروع کیا۔ جب آپ اس شعر پر پہنچے۔

وقد اقتفاک اولو النھیٰ و بصدقھم
ودعوا تذکر معھد الاوطان

یہ شعر سن کر مجھے قادیان میں رہائش کا اشتیاق ہوا۔ جو اس قدر بڑھا کہ ملک شام کو جاتے وقت قادیان کی جدائی سب سے زیادہ شاق اور تکلیف دہ تھی اور یہ وہی قصیدہ ہے جس کی بہ توفیق ایزدی 1956ء میں جبکہ میں بحالت بیماری بغرض حصول صحت کوئٹہ میں مقیم تھا میں نے شرح لکھی تھی۔ جو شرح القصیدہ کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔

یہ میری خوش قسمتی تھی کہ مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد مجھے آپ کی صحبت میں چار پانچ سال متواتر رہنا پڑا۔ تقریباً تین سال تک باقاعدہ آپ سے مربیان کلاس میں تعلیم پائی۔ آپ نے جس محبت اور شفقت سے میری تربیت فرمائی اور اپنے ساتھ دعوت الی اللہ کے دوروں پر لے جا کر مناظرات کی مشق کرائی وہ میں بھول نہیں سکتا۔ استادوں میں آپ کی نظیر شاذ و نادر ہی ملے گی۔ آپ کو مجھ سے خاص طور پر محبت تھی۔ دعوت الی اللہ کے دوروں میں اکثر دفعہ آپ مجھے اپنے ہمراہ لے جایا کرتے اور جب ہم مربیان کلاس میں پڑھتے تھے اس وقت دوسرے دن جو درس قرآن مجید اور احادیث کا دینا ہوتا اس کی تیاری کے لئے آپ مجھے بلوایا کرتے اور میں آپ کو تفسیریں اور احادیث کی شرح سنایا کرتا۔ جس سے مجھے از حد فائدہ پہنچا۔ آپ کے ساتھ میں نے دہلی، مونگھیر، بھوپال، ڈیرہ دون، منٹگمری، پٹیالہ، سیالکوٹ، لاہور، نارووال، گجرات، جلال پور جٹاں، جہلم، مالیر کوٹلہ وغیرہ شہروں کا دورہ کیا مگر ایک دفعہ بھی مجھے کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ ہوا۔

آپ حد درجہ متواضع اور مجسم محبت تھے۔ خوش مزاج ملنسار طبیعت رکھتے تھے اور دوسرے کی تکلیف کا آپ کو حد درجہ احساس ہوتا تھا۔ مجھے یاد ہے جب میں آپ کے ہمراہ بھوپال گیا تو راستہ میں دہلی سے ہمیں بمبئی میل پر سوار ہونا پڑا۔ اس کے لئے مجبوراً سیکنڈ کلاس کا ٹکٹ لینا پڑتا تھا اور ہمارے پاس دو ٹکٹوں کا کرایہ نہ تھا۔ آخر ایک سرونٹ ٹکٹ لیا۔ آپ ان دنوں کچھ مریض بھی تھے۔ مگر یہ امر آپ پر سخت گراں گزرا۔ آپ بار بار راستہ میں سٹیشنوں پر اُتر کر میرے پاس آتے اور فرماتے۔ آؤ جگہ تبدیل کر لیں مگر میں نے منظور نہ کیا۔ بھوپال میں ہی مجھے خوب یاد ہے جب ہم سیر کے لئے جا رہے تھے تو آپ نے لباس میں سادگی کی نصیحت فرمائی کہ بس لباس صاف ہونا چاہئے۔ بھڑکیلے اور چمکدار کپڑے پہننے کی کیا ضرورت ہے۔ ہر امر میں سادگی اختیار کرنی چاہئے۔ اس طرح انسان غیر ضروری تکالیف سے بچ جاتا ہے۔

آپ اپنے شاگردوں سے بہت بے تکلفی سے باتیں کیا کرتے تھے اور شاگردوں کو بھی جس بات کی ضرورت ہوتی وہ آپ سے ہی کہا کرتے اور پھر آپ خود ہی انجمن میں پیش کرتے اور فیصلہ کرواتے۔ سلسلہ کی ضروریات کو مدنظر رکھنے کی ہر وقت تاکید فرماتے رہتے۔ آپ کو جس قدر دعوت الی اللہ کا جوش تھا اور سلسلہ سے محبت تھی اس کا اندازہ آپ کی اس آخری وصیت سے لگایا جا سکتا ہے کہ ”میرے شاگردوں کو چاہئے کہ دعوت الی اللہ کا کام جاری رکھیں۔“

قادیان سے ڈیڑھ دو میل کے فاصلہ پر اس سڑک کے کنارے جو سری گوبند پور سے بٹالہ کو جاتی ہے ایک کنواں ہے جہاں چند درخت بھی ہیں۔ ابتداء میں جو مربیان دوسرے ممالک کو جاتے تھے حضرت مصلح موعود مع جماعت کے دوستوں کے انہیں دعا کے ساتھ الوداع کہنے کے لئے اس مقام پر تشریف لایا کرتے تھے۔ جب میں بعزم سفر ملک شام قادیان سے روانہ ہوا اس روز بھی حضور اس مقام پر تشریف لے گئے۔ اس دن میرے دل کی عجیب کیفیت تھی۔ دل رقت سے پُر تھا۔ قادیان سے جدائی کا خیال آتے ہی دل میں بے قراری کی ایک موج اُٹھتی اور آنکھوں سے آنسوؤں کی شکل میں گم ہو جاتی۔ حضور سے لمبے معانقہ کے وقت بھی آنکھیں اشکبار تھیں۔ دل بے قرار تھا۔ پھر یکہ پر سوار ہونے سے پہلے آہ و بکا کی حالت میں اپنے استاد مرحوم سے معانقہ کیا اور آپ مجھے تسلی دے رہے تھے۔ گویا وہ ایسی حالت تھی کہ میں اپنے مشفق و مہربان استاد سے آخری ملاقات کر رہا تھا۔

آپ نے میرے ملک شام کی طرف سفر کرنے کے وقت جو مجھے تحریری ہدایات دی تھیں منجملہ ان کے ایک ہدایت یہ بھی تھی کہ

”سلسلہ احمدیہ کے متعلق یہ کبھی خیال نہ کرنا کہ خلیفہ یا کوئی اور اس کا ذمہ دار ہے بلکہ اپنے ذہن میں اس خیال کو پختہ کرو کہ یہ سلسلہ میرا ہے اور میں اس کا ذمہ دار ہوں اور اپنے اندر نیابت کا خیال نہ بٹھاؤ بلکہ اصلیت کا۔“

نیز فرمایا:۔

”یہ ممالک بھی کابل سے کم نہیں۔ لہٰذا تمام باتوں کا خیال رکھنا۔ اول اپنے قائم مقام پیدا کرنے کی ہر وقت کوشش کرنا۔ اس کے واسطے کسی اچھے شخص کو منتخب کر کے اس سے خاص دوستی کرنا کہ اگر تمہارے جسم کو روح سے علیحدہ کیا جائے تو فوراً وہ روح دوسرے جسم کے ساتھ کام کرنے لگ جائے۔“

آخری نصیحت آپ کی یہ تھی۔ ایسی کوشش کرنا کہ خدا تعالیٰ سے براہ راست تعلق ہو جائے۔ اس کے بغیر حقیقی راحت نہیں مل سکتی۔

(الفرقان دسمبر 1960ء صفحہ 26)

میری خالہ جان محترمہ امۃ القیوم صاحبہ کی یاد میں

ف۔طارق

میری پیاری خالہ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب مرحوم 2/اپریل 2012ء بروز پیر مختصر علالت کے بعد طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ بعمر 82 سال انتقال کر گئیں۔

خالہ جان حضرت مولوی غلام علی صاحب راجیکی رفیق حضرت مسیح موعود سابق صدر جماعت موضع سعد اللہ پور اور محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سعد اللہ پور کی صاحبزادی تھیں۔ آپ 1930ء میں موضع سعد اللہ پور میں پیدا ہوئیں۔

آپ کی والدہ محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ رفیق حضرت مسیح موعود حضرت مولوی غوث محمد صاحب کی بڑی صاحبزادی تھیں۔

خاکسار کے نانا جان حضرت مولوی غلام علی صاحب راجیکی اور نانی جان کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے تھے۔ مگر یہ دونوں بزرگ وجود دعاؤں میں کمی نہ آنے دیتے تھے اور خدا تعالیٰ سے کبھی مایوس نہ ہوئے تھے۔ بالآخر خدا تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے ان کو صحت مند زندگی والے پانچ بچے عطا فرمائے۔ جن میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ خالہ جان دوسرے نمبر پر تھیں۔ آپ نے ایک رفیق حضرت مسیح موعود کی گود میں پرورش پائی تھی۔ جس کا نظارہ ہم آپ کی زندگی کے ہر دن میں دیکھتے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم موضع سعد اللہ پور کے سکول میں حاصل کی اور پھر اپنے والد صاحب جو کہ سکول میں ٹیچر بھی تھے۔ وہ اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت کی طرف خصوصی توجہ دیتے تھے، سے حاصل کی۔

خالہ جان بتایا کرتی تھیں کہ ہمارے والد صاحب ہمیں بہت پیار کرتے تھے اور جب ہماری عمر نماز پڑھنے کی ہوتی تھی تو وہ خود ہمیں وضو کروایا کرتے تھے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے میری پیاری خالہ جان نہ صرف پنجوقتہ نماز کی عادی بلکہ تہجد گزار اور نہ صرف رمضان کے روزے رکھنے والی بلکہ اعتکاف بیٹھنے والی، صاحب رؤیا وکشوف، دعاگو، بزرگ خاتون تھیں۔ آپ کی شادی 1945ء میں آپ کے خالہ زاد سے ہوگئی جو سکول ٹیچر تھے۔ لیکن شادی کے چند سال بعد ہی آپ کے خاوند محترم مبشر احمد صاحب دو چھوٹے بیٹے بعمر 8 سال اور 4 سال چھوڑ کر وفات پا گئے۔

دو چھوٹے بیٹے لے کر آپ اپنی والدہ صاحبہ کے گھر آ گئیں اور خدا تعالیٰ جو مسبب الاسباب ہے۔ اس نے آپ کے بیٹوں کی تعلیم وتربیت کا خود انتظام فرمادیا۔ آپ کے ماموں محترم مولوی غلام محمد صاحب سابق صدر جماعت سعد اللہ پور آپ کی والدہ کے ساتھ رہتے تھے اور پھر خاکسار کے والد صاحب چوہدری پروفیسر منصور احمد صاحب نے بھی اپنے پاس رکھ کر پڑھایا۔ خدا تعالیٰ پر توکل تھا اس لئے آپ کے سارے کام بھی خدا تعالیٰ خود ہی کر دیا کرتا تھا۔

آپ نے اپنے میاں صاحب کی وفات سے پہلے ان کے متعلق خواب دیکھ لیا تھا۔

پھر مونگ رسول میں جب شہادتوں کا واقعہ ہوا تو اس سے ایک رات پہلے آپ نے خواب دیکھا کہ چھت پر یہ آیت لکھی ہوئی ہے۔ اگرچہ معین آیت خاکسار کے ذہن میں نہیں ہے۔ مگر ان کا مفہوم کچھ اس طرح تھا۔

”کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دیتے ہیں۔ انہیں نہ ہی کوئی خوف ہوگا۔ مگر خالہ جان بتاتی تھیں کہ لا یحزنون کی بجائے صبر کا مضمون بیان تھا اور صبح اٹھتے ہی آپ نے خواب سب کو سنایا۔ اتنی دیر میں شہادتوں کا بھی علم ہوگیا۔

آپ دعاؤں کا خزانہ تھیں۔

خاکسار کے والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ جب بھی ہم کرکٹ میچ کھیلنے جایا کرتے تھے تو آپ کو خاص طور پر دعا کے لئے کہہ کر جاتے تھے۔ ایک دن اسی طرح پر وہ میچ کھیلنے گئے اور خالہ جان کو دعا کے لئے کہہ گئے (خاکسار کے والد صاحب کرکٹ کے بہت اچھے کھلاڑی تھے اور انہوں نے موضع سعد اللہ پور میں کرکٹ کی بہت اچھی ٹیم بنائی ہوئی تھی اور اس سے تقریباً تمام اردگرد کے دیہات ڈرتے تھے اور مشہور تھا کہ جو بھی اس سے کھیلتا ہے یہ ٹیم ہی جیتتی ہے) مگر خالہ کام کی مصروفیت کی وجہ سے بھول گئیں۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ کو یاد آیا کہ مجھے دعا کے لئے کہہ کر گئے تھے۔ آپ اٹھیں اور نفل پڑھنا شروع کر دیئے۔ جب نفل پڑھ کر فارغ ہوئیں تو آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جیت جائیں گے کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کی مدد کے لئے چھوٹے چھوٹے بونے بھیج دیئے ہیں اور واقعہ بالکل اسی طرح ہوا۔ ابا جان جب میچ سے واپس آئے تو سب نے پوچھا کیا بنا۔ تو آپ نے بتایا کہ آج ہم بڑی مشکل سے جیتے ہیں۔ ہم تقریباً ہار گئے تھے۔ سب نے سمجھ لیا کہ ہم ہار گئے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور آخری کھلاڑی بہت اچھا کھیلا جس کی وجہ سے ہم ہارا ہوا۔ میچ جیت گئے ہیں۔ پھر خالہ جان نے ان کو بھی دعا کے متعلق بتایا۔

اسی طرح خاکسار کے بڑے بھائی محترم خالد منصور صاحب کا ٹرین حادثہ ہوا۔ آپ 11 دن ہسپتال میں بے ہوش رہے۔ ابا جان نے حضور کو فیکس کی اور خالہ کو بھی دعا کے لئے کہا۔ اس وقت آپ موضع سعد اللہ پور میں تھیں اور اس وقت گھر میں اکیلی تھیں۔ آپ کو جب حادثہ کی اطلاع ملی مغرب کا وقت تھا۔ آپ بتایا کرتی تھیں کہ میں نے مغرب کی نماز پڑھی اور بہت دعا کی۔ اس کے بعد نفل پڑھنا شروع کر دیئے اور سجدہ سے سر نہیں اٹھایا جب تک کہ خدا تعالیٰ نے تین دفعہ خوشخبری نہیں دے دی۔ یہاں تک کہ بشریٰ میری گود میں آ کر بیٹھ گئی۔ اس کے بعد عشاء کی نماز شروع کر دی پھر بتایا کرتی تھیں کہ مجھے نہیں پتہ کہ کب نماز شروع کی اور کب ختم کی اور مسلسل خدا تعالیٰ سے دعا کرتی رہی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے 11 دن کے بعد بھائی ہوش میں آ گئے۔ یہ سب خدا کے فضل اور پیارے آقا کی دعاؤں کے بعد ایسی ہی پیاری ہستیوں کی دعائیں تھیں کہ خدا تعالیٰ نے اتنا فضل کیا۔

پھر جب 28 مئی 2010ء میں لاہور کی دو بیوت الذکر پر حملے ہوئے۔ اس سے ایک دو دن پہلے بھی آپ نے منذر خوابیں دیکھیں جماعت کے بارے میں۔ میری چھوٹی خالہ جان محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بتاتی ہیں کہ جمعرات کی شام کو آپ نے مجھے کہا کہ امۃ الحفیظ پوری جماعت کے لئے صدقہ دے دو۔ خالہ جان کہتی ہیں کہ میں نے کام والی کو 100 کا نوٹ دیا تو مجھے کہتی ہیں تم صرف 100 روپیہ دے رہی ہو 1000 بھی دو تو کم ہے۔ پھر جمعہ کی صبح آپ نے خالہ جی سے کہا کہ امۃ الحفیظ جماعت کے لئے بہت دعا کرو اور طاہر کی زندگی کے لئے بہت دعا کرو۔ چھوٹی خالہ جان بتاتی ہیں کہ آپ یہ مجھے کہہ رہی ہیں تھیں تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور دعائیں کر رہی تھیں۔

آپ بہت صابرہ وشاکرہ تھیں۔ آپ کے لاڈلے بیٹے محترم بشارت احمد صاحب کی جرمنی میں اچانک وفات ہوگئی۔ مگر خالہ جان نے جو صبر کا نمونہ دکھایا اور جس طرح خدا کی رضا پر راضی ہوگئیں۔ وہ ہر کوئی نہیں کر سکتا۔

قرآن مجید سے آپ کو بے انتہا عشق تھا۔ بہت زیادہ تلاوت کرتی تھیں۔ خاص کر رمضان المبارک میں تو کئی کئی دفعہ قرآن مجید کا دور مکمل کرتیں۔ جب تک آپ کی صحت اچھی رہی۔ آپ ہر رمضان میں آخری عشرہ اعتکاف ضرور بیٹھتی رہیں۔ نہ صرف خود قرآن مجید پڑھتیں بلکہ گاؤں کے بہت سے بچے جس میں احمدی اور غیر احمدی بہت سے شامل تھے ان کو تقریباً 20 سال تک قرآن مجید پڑھایا۔ یہی وجہ ہے کہ سب گاؤں والے آپ کو آپا جی کہا کرتے تھے اور بہت زیادہ عزت واحترام کرتے تھے۔

خلافت کی فدائی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے خلفاء یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف بھی آپ کو عطا فرمایا اور دونوں خلفاء سے آپ کی ملاقات جرمنی میں ہوئی۔ آپ اپنے بیٹے محترم بشارت صاحب کے پاس گئی تھیں۔

آپ موضع سعد اللہ پور میں جماعتی خدمات بھی بجا لاتی رہیں۔ دو دو سال کے لئے آپ کو دو مرتبہ صدر لجنہ اماء اللہ بننے کی توفیق ملی۔ پھر تقریباً 35 سال سیکرٹری خدمت خلق اور سیکرٹری دعوت الی اللہ رہیں۔ ہمیشہ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور اپنا چندہ ہمیشہ سیکرٹری مال کے گھر جا کر خود ادا کرتیں۔

خالہ جان کی ایک بہت بڑی خوبی جو آپ کو آپ کے والدین سے ورثہ میں ملی تھی۔ وہ دعوت الی اللہ کا شوق تھا۔ ہمارا گھر گاؤں سعد اللہ پور میں سب سے بڑا گھر مشہور تھا۔ ہر وقت لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا تھا۔ جب بھی غیر از جماعت آتیں تو خالہ جان ان کو حضرت مسیح موعود کا پیغام ضرور پہنچاتیں اور بار بار عورتوں کو دعوت الی اللہ کرتیں۔

خالہ جان بہت صفائی پسند اور نفاست پسند تھیں۔ نہ صرف گھر اور اردگرد کے ماحول کو صاف رکھتیں بلکہ ہر چیز صاف ستھری اور طریقے، سلیقے سے پڑی ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ آخری دنوں میں جب آپ کی طبیعت خراب تھی پھر بھی آپ کی ہر چیز طریقے سے الماری میں پڑی تھی اور آپ کی کوئی چیز کسی دوسرے کو سنبھالنا نہیں پڑی۔

خالہ جان میں مہمان نوازی کا وصف بھی نمایاں تھا۔ ہمارا گھرانہ شروع سے صدر جماعت کا گھر تھا۔ پہلے آپ کے والد صاحب، والدہ پھر ماموں، بھائی، آپ خود اور آپ کی چھوٹی بہن صدر لجنہ رہیں۔ اس لئے اکثر جماعتی مہمان آتے تھے۔ جو بھی مہمان آتے ان کا سارا انتظام آپ خود ہی کرتی تھیں۔ مزے دار کھانے بناتیں۔ خاص طور پر صبح کے پراٹھے، گڑ والے چاول، مکئی کی روٹی اور ساگ نے تو خالہ جان کے ہاتھوں کے علاوہ کبھی مزہ نہیں دیا۔

آپ کی چونکہ بیٹی کوئی نہ تھی اس لئے ہم بھانجیوں سے بیٹیوں کی طرح نہ صرف پیار کیا بلکہ شادیوں پر بستر بھی دیئے۔

آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور آپ کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

آیات میراث

غزوہ اُحد کے ایک اور شہید حضرت سعد بن ربیعؓ تھے وہ صاحب جائیداد تھے۔ دو یتیم بچیاں پیچھے چھوڑیں۔ ابھی ورثہ کے احکام نہیں اترے تھے اور پرانے رواج کے مطابق یتیم بچیوں کے چچا نے بھائی کی جائیداد سنبھال لی۔ ایسے مسائل پیدا ہونے پر میراث کی آیات اتریں جن میں قریبی رشتہ داروں کے حصے مقرر کر دیئے گئے۔ رسول کریم ﷺ نے ان یتیم بچیوں کے چچا کو بلوا کر ان احکام سے آگاہ کیا اور حضرت سعدؓ کی دونوں بیٹیوں کو تیسرا تیسرا حصہ اور ان کی بیوہ کو آٹھواں حصہ دینے کی ہدایت فرمائی۔

(ترمذی کتاب الفرائض باب میراث البنات)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

4 مئی 2014ء

1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہِ ہدیٰ
3:35 am	سٹوری ٹائم
3:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2014ء
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
6:00 am	الترتیل
6:25 am	خطاب حضور انور جلسہ سالانہ کینیڈا
7:35 am	سٹوری ٹائم
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2014ء
9:05 am	رنگ بہار
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
12:45 pm	فیتھ میٹرز
1:40 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 مئی 2013ء (سپینش ترجمہ)
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2014ء
7:05 pm	Shotter Shondhane
8:00 pm	گلشن وقف نو
9:00 pm	پریس پوائنٹ
10:05 pm	کڈز ٹائم
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	گلشن وقف نو

5 مئی 2014ء

12:30 am	جمہوریت سے انتہا پسندی
1:30 am	Roots to Branches
2:00 am	پریس پوائنٹ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2014ء
4:00 am	سوال و جواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
6:05 am	یسرنا القرآن
6:30 am	گلشن وقف نو
7:15 am	Roots To Branches
7:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2014ء
8:50 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	الترتیل
11:45 am	بیت الذکر کریوالی کا افتتاح
1:05 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:40 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm	فرنچ پروگرام
3:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 فروری 2014ء
4:15 pm	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور سیرت النبی ﷺ
5:35 pm	الترتیل
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 2008ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
8:55 pm	راہِ ہدیٰ
10:25 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	بیت الذکر کریوالی کا افتتاح

6 مئی 2014ء

12:40 am	ریئل ٹاک
1:45 am	راہِ ہدیٰ
3:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 2008ء
4:15 am	تقاریر جلسہ سالانہ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس سیرت النبی ﷺ
5:55 am	الترتیل
6:25 am	بیت الذکر کریوالی کا افتتاح
7:55 am	کڈز ٹائم
8:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 2008ء
9:15 am	کوئیز۔ خلافت جوبلی
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
12:50 pm	گفتگو
1:30 pm	آسٹریلین سروس
1:50 pm	سوال و جواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2014ء (سندھی ترجمہ)
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	سپینش سروس
8:30 pm	نور مصطفوی
9:00 pm	پریس پوائنٹ
10:00 pm	آؤ کہانی سنیں
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

جلسہ یوم مسیح موعود

مکرم بشیر احمد رحمانی صاحب صدر جماعت احمدیہ قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ یوم مسیح موعود مورخہ یکم اپریل 2014ء کو بعد نماز مغرب و عشاء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ناظر دعوت الی اللہ نے تلاوت و نظم کے بعد یوم مسیح موعود کے حوالہ سے خطاب کیا اور دعا کروائی۔ اس جلسہ کی کل حاضری 181 رہی۔ اللہ تعالیٰ کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

ہفتہ توسیع خریداری و وصولی ماہنامہ انصاراللہ

ماہنامہ انصاراللہ کی ترویج اور وصولی خریداری کیلئے مورخہ 2 تا 9 مئی 2014ء ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ تمام عہدیداران مجالس انصاراللہ سے درخواست ہے کہ وہ تجنید کے مقابل پر کم از کم 60% خریداری اور اس کی 100% وصولی کیلئے بھرپور کوشش کریں۔ اس ہفتہ میں تمام چھوٹے بڑے عہدیداران کو ماہنامہ انصاراللہ کا خریدار بنانے کے ساتھ ساتھ اس کی کامیابی کیلئے بھی دعا کریں اور ہفتہ کے اختتام پر رپورٹس مرکز بھجوائیں۔ شکریہ (مینیجر ماہنامہ انصاراللہ)

تاریخ اسلام آباد

جماعت احمدیہ اسلام آباد تاریخ اسلام آباد (1966ء تا حال) مرتب کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں اگر کسی دوست کے پاس کوئی متعلقہ مواد یا تصویر ہو تو مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

بیت الذکر اسٹریٹ نمبر 8 سیکٹر F-7/3 اسلام آباد

تمام تصاویر استعمال کے بعد واپس کر دی جائیں گی۔ (سیکرٹری تالیف و تصنیف اسلام آباد)

ولادت

مکرم محمد اسماعیل گوھیل صاحب معلم سلسلہ وقف جدید چک نمبر 216/E.B ضلع وہاڑی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 2/اپریل 2014ء کو دو بیٹیوں اور بیٹے کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ادریس احمد عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے اور سب بچوں کو خادم دین بنائے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرمہ نصرت ارشد صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ دارالشکر شمالی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ راشدہ ارشد صاحبہ بنت مکرم محمد ارشد صاحب کے نکاح کا اعلان مکرم نعمان احمد نظام صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم اظہر احمد نظام صاحب ساکن ربوہ کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر محترم محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے مورخہ 30 جنوری 2014ء کو بیت الشکر شمالی میں کیا۔ مورخہ یکم فروری 2014ء کو دارالعلوم وسطی کے سبزہ زار میں رخصتی کے موقع پر مکرم مبارک احمد انصاری صاحب نے دعا کروائی۔ مورخہ 3 فروری 2014ء کو لان دفاتر مجلس انصاراللہ پاکستان میں ولیمہ کے موقع پر محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب انچارج ریسرچ سیل نے دعا کروائی۔ دلہن مکرم مستری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم دارالشکر ربوہ کی پوتی، مکرم مرزا رشید احمد صاحب مرحوم ناصر آباد شرقی ربوہ کی نواسی اور حضرت مولوی قمرالدین نجار صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔ دلہا حضرت مستری نظام الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور احمدیت کے لئے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

گوندل کے ساتھ پچاس سال

گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال

ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی

بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ

ہال: سرگودھا روڈ ربوہ

فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

روحانی خوشی وسرور کا دن

۞ قادیان دارالامان سے براہ راست نشر ہونے والے پہلے تاریخی خطبہ جمعہ فرمودہ 16 دسمبر 2005ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"آج محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے، اس کی دی ہوئی توفیق سے مَیں اس بستی سے، حضرت اقدس مسیح موعود کی اس بستی سے، حضرت مسیح موعود کے خلیفہ اور نمائندہ کے طور پر مخاطب ہوں۔ آج کا دن میرے لئے اور جماعت کے لئے دو لحاظ سے اہم ہے۔ ایک تو میرا حضرت مسیح موعود کی اس خوبصورت اور روحانیت سے پُر بستی میں خلیفۃ المسیح کی حیثیت سے پہلی دفعہ آنا۔ اور دوسرے جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے یہ ایک عجیب خوشی اور روحانی سرور کا موقع ہے کہ آج حضرت مسیح موعود کا ایک الہام ایک اور نئی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ گو کہ یہ الہام مختلف پہلوؤں سے بڑی شان کے ساتھ کئی دفعہ پورا ہو چکا ہے۔ لیکن آج یہاں اس بستی سے اللہ تعالیٰ نے اس کو پورا کرنے کا، اس وعدے کو پورا کرنے کا نشان دکھایا ہے۔ آج یہاں سے پہلی دفعہ ایم ٹی اے کے ذریعے حضرت مسیح موعود کا پیغام براہ راست دنیا کے کونے کونے تک پہنچ رہا ہے۔ یہ ایم ٹی اے بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اور فضل فرماتے ہوئے ایک انعام کے طور پر جماعت کو عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود سے کئے گئے وعدوں کا یہ ایک عظیم الشان ثمر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ حضرت مسیح موعود کے پیغام کو بڑی شان کے ساتھ دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کا ذریعہ بناتا رہے۔ ہمارا کام ہے کہ نیک نیتی کے ساتھ خالصتاً اللہ کے ہوتے ہوئے دعاؤں اور استغفار کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے اس پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی کوشش کرتے رہیں۔" (خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 719)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

سوئمنگ پول کا آغاز

۞ اس سیزن کیلئے سوئمنگ پول بعد نماز کھلنا شروع ہو گیا ہے۔ انصار، خدام اور اطفال سے اس سہولت سے بھر پور فائدہ اٹھانے کی درخواست ہے۔ ممبر شپ فارم سوئمنگ پول پر دستیاب ہیں۔ ممبر شپ کارڈ کے بغیر سوئمنگ کے لئے آنے والے خدام واطفال اپنے تجدید کارڈ ساتھ لائیں۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

تبدیلی نام

۞ مکرم حامد محمود جاوید صاحب ولد مکرم عبدالغفور صاحب ساکن دار العلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میں نے اپنا نام حامد محمود سے تبدیل کر کے حامد محمود جاوید رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ شکریہ

مشہور شہر

کینیڈا کا شہر سڈبری (Sudbury) کا تعارف

خاکسار کو اپنے اہل خانہ کے ہمراہ 12 تا 16 اگست 2013ء کینیڈا کے دوشہروں نارتھ بے (North Bay) اور سڈبری (Sudbury) کی سیر کا موقع ملا۔ یہ دونوں شہر چھوٹی بڑی پہاڑیوں اور کانوں کا مرکز ہیں۔ میرے مضمون کا تعلق چونکہ زیادہ تر سڈبری سے ہے لہٰذا سڈبری کا مختصر تعارف پیش کرنا ضروری ہے۔

627 مربع کلومیٹر پر مشتمل گریٹر سڈبری شہر پہاڑیوں کے ساتھ ساتھ 330 جھیلوں کا مرکز ہے۔ اس کی آبادی سولہ لاکھ سے زائد اور صوبہ انٹاریو کے شمالی علاقہ کا سب سے بڑا شہر ہے۔ یہاں پر انگریزی کے ساتھ ساتھ فرانسیسی بھی بولی جاتی ہے بلکہ فرانسیسی صوبہ کیوبک کے علاوہ سب سے زیادہ فرانسیسی بولنے والا شہر سڈبری ہے۔ اس شہر کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس کا شمار دُنیا کے معدودے چند شہروں میں ہوتا ہے جہاں کے ماحول کی کثافت وقت کے ساتھ ساتھ کم ہو رہی ہے۔

یہاں کے قابلِ دید مقامات میں سائنس نارتھ (Science North) اور ڈائنامک ارتھ (Dynamic Earth) سر فہرست ہیں۔ سائنس نارتھ میں کائنات کے حیرت انگیز عجوبے اور سائنسی کمالات کو عام لوگوں کے لیے نہایت دلچسپ بنا کر نہ صرف دکھایا گیا ہے بلکہ یہ موقع بھی دیا گیا ہے کہ آپ خود ان چیزوں پر تجربات بھی کریں اور اُن کو سمجھیں بھی۔ کیلوں کے بستر پر بغیر کسی تکلیف کے لیٹ سکتے ہیں نیز ہر سائز اور رنگ کی تتلیوں کے درمیان میں چہل قدمی کر کے اپنی جمالیاتی حِس کی تسکین بھی کر سکتے ہیں اور 4D فلم دیکھ کر خود کو جلتے جنگل کی آگ بجھانے والے کارکنوں کے ہمراہ بھی محسوس کر سکتے ہیں۔ اس فلم کو دیکھتے ہوئے آپ نہ صرف 3D فلم سے لطف اندوز ہوتے ہیں بلکہ دھوئیں کی بو بھی سونگھتے ہیں اور آگ بجھانے والے پانی میں خود بھی بھیگ جاتے ہیں۔ اور اگر آپ آگ بجھانے والے جہاز کا منظر دیکھ رہے ہیں تو اس کے جھٹکے آپ کو بھی پوری طرح سے محسوس ہوں گے جو اس کی چوتھی جہت ہیں۔

ڈائنامک ارتھ میں جہاں لاکھوں سال پرانے جانوروں، مچھلیوں اور ڈائنا سور کے ڈھانچے موجود ہیں وہیں مصنوعی ڈائنا سور چیختے، چنگھاڑتے آپ کو اکثر خوفزدہ رہے ہوتے ہیں۔ یہاں پر آپ لفٹ کی مدد سے سینکڑوں فٹ زیر زمین جا کر تین مختلف قسم کی کانوں میں جاتے ہیں۔ پہلی قسم کی کانیں تقریباً سوا سو سال پرانی ہیں جب ان کی کھدائی کا طریقہ کار مشکل اور خطرناک ترین ہوتا تھا۔ پھر آج سے تقریباً پچاس سال پہلے جب انسانی جان کی حفاظت اور اہمیت بڑھنی شروع ہوگئی تھی تو نئی اقسام کے آلات سے کان کنی شروع کی گئی تھی۔ سب سے آخر میں آپ اُن کانوں میں جاتے ہیں جہاں جدید دور کی جدید مشینوں اور حفاظتی انتظامات کے تحت کان کنی ہوتی ہے۔

اسی جگہ پر ایک ویڈیو فلم دکھائی جاتی ہے جس میں شہر سڈبری کی جگہ اور جغرافیہ کے بارہ میں اربوں سال پہلے کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔

(مرسلہ: مکرم محمد سلطان ظفر صاحب)

درخواست دعا

۞ مکرم رانا راحیل احمد صاحب مربی سلسلہ 2 ڈی اے ضلع خوشاب تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ عارفہ رفیق صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع خوشاب اہلیہ مکرم رانا رفیق احمد صاحب ناظم انصار اللہ ضلع خوشاب کو مورخہ 19 اپریل کو ایک سائیکل کی ٹکر کی وجہ سے سر پر چوٹ لگی اور چار ٹانکے لگے ہیں۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم محبوب مزمل صاحب کارکن شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ نصرت پروین صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب آف جھنگ آجکل فضل عمر ہسپتال ربوہ میں خون کی کمی اور کمزوری کی وجہ سے داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم میری والدہ صاحبہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرمہ ذکیہ رفیق صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رفیق جنجوعہ صاحب وڑائچ ٹاؤن فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی امی محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب پٹواری کو 18 مارچ 2014ء کو فالج کا حملہ ہوا تھا کچھ دن بعد شوگر لیول اور بلڈ پریشر انتہائی کم ہو جانے سے تین دن قومہ میں رہیں بعد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوش آ گیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و تندرستی والی لمبی اور فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

۞ مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 23 اپریل

طلوع فجر	4:04
طلوع آفتاب	5:29
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:45

خریداران الفضل بروقت ادائیگی کریں

۞ خریداران الفضل کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ اخبار کے پتہ کی چٹ پر میعاد خریداری درج ہے۔ اس کو یاد دہانی تصور کیا جائے اور چندہ کی میعاد ختم ہونے سے قبل ادائیگی کر دیں تاکہ دفتر کو V.P بھجوانے کی نوبت نہ آئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

کمر درد کیپسول
کمر درد کی مفید دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434-6211434

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Mian Hanif Ahmad Kamran
Rabwah 0092 47 6212515
15 London Road, Morden SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
FRS RABWAH
فیوچر ریس سکول ربوہ
● یورپین طرز تعلیم، بیگ اٹھانے کی زحمت ختم
● کوئی ہوم ورک نہیں، نرسری تا ششم بوائز کے لئے
● اور نرسری تا ہشتم گرلز داخلے جاری ہیں۔
● کوالیفائیڈ ٹیچرز کی ضرورت ہے۔
دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون: 047-6211346 موبائل 0332-7057097

FR-10